

جن میں وہ پیدا ہوا اور پرورش پائی اور اس گھر سے قطع تعلق کا تصور بھی نہیں کر سکتا، نہ کسی اور مکان کو اپنا ماں سمجھ سکتا ہے، یہی کیفیت زلف کے تعلق میں ہماری ہے۔ پھر ہم وفا کے پابند اور اپنے عہد پر قائم و استوار ہیں۔ کون سی وجہ ہے کہ ہم قید خانے سے گھبرا اٹھیں گے؟

شاعر کہنا یہ چاہتا ہے کہ زلف محبوب سے گرمی اور ناقابل شکست وابستگی ہمارا شیوہ ہے۔ اس بنا پر ہمیں زنجیریں پہنا دی جائیں تو کچھ پروا نہیں۔ اسی طرح ہم وفا کے راستے پر قدم جمائے کھڑے ہیں اور قید سے ہمیں کوئی باک نہیں۔ اگر زلف کو کسی اعلیٰ مقصد کی لطیف تعبیر قرار دے لیا ہے تو پورا شعر دعوتِ جہاد بن جاتا ہے۔ یعنی اعلیٰ مقاصد سے سچا عشق رکھنے والوں کا شیوہ یہ نہیں کہ قید و بند سے ڈر جائیں یا گھبرا اٹھیں۔

۷۔ لغات - معمورہ : بستی - شہر آباد مقام یا زمین۔

شرح :- اے اسد! دلی میں تو غم عشق کا قحط پڑ گیا ہے، یعنی جس طرح قحط کے زمانے میں کھانے پینے کی جنسیں حد درجہ کمیاب ہو جاتی ہیں، اسی طرح یہاں عشق کی جنس کمیاب ہو چکی ہے۔ ہمیں غم عشق کا ایسا مزہ پڑ گیا ہے کہ اس کے سوا ہمارا گزارا ہو ہی نہیں سکتا۔ اب اس بستی میں ٹھہرے رہیں تو سوال یہ ہے کہ ہم کھائیں گے کیا اور زندہ کیونکر رہ سکیں گے؟

غمِ الفت یعنی غمِ عشق سے مراد کسی خاص محبوب کا عشق نہیں۔ یعنی یہ غم خاص نہیں بلکہ عام ہے، خواہ وہ اعلیٰ مقاصد کا عشق ہو، محبوب کا عشق ہو، محبتوں کی باہم غمخواری، اخلاص اور ہمدردی ہو، غرض ہر چیز اس غمِ الفت میں شامل ہے۔ ظاہر ہے کہ جس بستی میں یہ جنس ناپید ہو، جو انسانیت کا زیور اور آدمیت کا جوہر ہے، وہاں رہ کر ہمارا گزارہ کس طرح ہو گا؟